ڈاکٹر ابصار احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

الحمدللہ اس شمارے سے "حکمتِ قرآن"، تیسرے سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ برادرم محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے جب اس موقر ماہنامہ کی ادارت راقم کے سپرد کی تھی تو مجھے شدت کے ساتھ اس کا اندیشہ تھا کہ میں اس ذمہ داری کو کما حقہ نبھا نہ سکوں گا چونکہ میں اس کوچہ سے ناواقف محض تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا صد شکر و احسان ہے کہ اس تعالےٰ نے اپنے فضلِ خاص سے میری نصرت فرمائی اور پرچہ نہ صرف باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا بلکہ اس نے قبول عام بھی حاصل کیا۔ فللہِ الحمد والمنۃ۔

چودھویں صدی ہجری کی تین نابغہ روزگار شخصیتوں کی اُمتِ مسلمہ کے موجودہ انحطاط، زوال اور نکبت و فلاکت کے متعلق تشخیص۔ اس کا تارکِ قرآن ہونا ہے۔ پھر ان تینوں نے اس کا علاج اعتصام بالقرآن تجویز کیا تھا۔ عجیب اتفاق یہ ہے کہ یہ تینوں نابغہ روزگار ہستیاں مختلف کوچوں سے متعلق تھیں، تینوں نے علیحدہ علیحدہ ماحول میں تعلیم و تربیت پائی تھی۔

ان میں سے ایک شخصیت مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی ہے جنہوں نے الہلال اور البلاغ کے ذریعہ نہایت زور دار اور مؤثر انداز میں مسلمانانِ برصغیر کو رجوع الی القرآن کی دعوت دی۔ مولانا نہ کسی یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے نہ کسی دینی دارالعلوم کے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو خصوصی طور پر بلند پایہ ذہانت و فطانت سے نوازا تھا۔ مولانا آزاد مرحوم کو اس دنیا میں اس سے بڑی تحسین نہیں مل سکتی تھی کہ ان کے بارے میں شیخ الشیوخ استاذالاساتذہ، شیخ الہند مولانا